رجسٹرڈ نمبر اے ۶۵۰

کافی ہے اگر ایک خدا میرے لئے
کیا ساری خدائی ہو مخالف

وطن کی اصلاح و ترقی کا نقیب

کاکوری اخبار

جلد ۲ | کاکوری یکشنبہ یکم جولائی سنہ ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۳

ادبیات

از منشی اعجاز حسین صاحب مرحوم اعجاز

یاد کرتا نہ کبھی نجد کے ویرانے پر
جو گذر قیس کا ہوتا مرے کاشانے پر

بزم رنداں کو لگی کیا کسی زاہد کی نظر
کیوں برستی ہے اداسی مرے میخانے پر

یہ ہوا جذب محبت کا اثر بعد فنا
شمع بھی جل کے سَتی ہو گئی پروانے پر

کیوں جلاتے ہیں مری قبر پہ وہ گھی کے چراغ
کس کی پوری ہوئی منت مرے مرجانے پر

کچھ نہ کچھ ہوتی ہے تسکین جو رو لیتا ہوں
بڑھتی ہے سوزش دل شکوے کے تھم جانے پر

سانس جب تک ہے اللہ سے رکھو امید
رونا اچھا نہیں بیمار کے سرہانے پر

یہ دعا دو کہ فزوں جوش جنوں ہو اعجاز
دامنِ وحشت کا سایہ رہے دیوانے پر

از جناب سراج الدین خسرو کاکوروی مرحوم

جوش جنوں کے آج ہیں ساماں نئے نئے
پھاڑے گئے ہیں چاک گریباں نئے نئے

کالی گھٹا ہے سرد ہوا ہے بہار ہے
لاتی ہے رنگ زلف پریشاں نئے نئے

یہ سن لیا ہے خواب میں وہ شب کو آئیں گے
اپنا لئے ہیں خیال کے عنواں نئے نئے

ہر دل شکن نے عہد کیا ہے تباہ کا
پیدا ہوئے ہیں جان کے خواہاں نئے نئے

اغیار بھی ہیں زینت محفل خدا معاف
بہلانے توڑ توڑ کے پیماں نئے نئے

دل میں بتوں کی یاد ہے ایماں فروش ہیں
کافر بنے ہوئے ہیں مسلماں نئے نئے

بجلی سی کوندنے لگی خسرو دماغ میں
یہ ہیں نگاہ ناز کے احساں نئے نئے

پپیہا

از مولانا میر نذر علی صاحب درد کاکوروی

دل دکھاتا ہے مرا
پی کہہ کے کیوں جلاتے ہے

سُن پپیہے باؤلے
تو کیوں مجھ پہ یوں گاتے ہے ... دل دکھاتا ہے مرا

ہو تری آواز ہے یا کوک کسی تیر کی ہے
ہے تو تنہا سا مگر تیری زبان تیز کٹاری

چھیڑتا ہے کیوں مجھے
کیوں اسقدر اتراتے ہے
دل دکھاتا ہے مرا

کھولتا ہے کیوں کسی کا راز چپ رہ بے حیا
میری قسمت ہی نہیں آئی ہے کیا تیری قضا

کس سے کہہ کہہ کے پی
دل کو مرے تڑپاتے ہے
دل دکھاتا ہے مرا

میں اگر کہتی تو پیر عورت سے کتنا تھا بجا
یہ مجھے بتلا کہ تو پی کہنے والا کون تھا

بند کر اپنی زبان
کیوں خار مجھ پر کھاتے ہے
دل دکھاتا ہے مرا

عشق میں یہ حال ہے سب غم تازے ہوگئے
نام پی کا کیا لیا بس دل کے ٹکڑے کر دئیے

کہہ کے پی تو آتش
دل کس لیے بھڑکاتے ہے
دل دکھاتا ہے مرا

پوچھتے ہے نگاہوں دل میں میرے درد ہے
تو ہر اک شخص میری بھی رنگت زرد ہے

اس میں رس ہے اور
مجھ میں شکل مضطر پاتے ہے
دل دکھاتا ہے مرا

جذبات برتم

ضرورت اک نمو دِ حشر کی محسوس کرتا ہوں
ابھی میں ایک فتنے کی کمی محسوس کرتا ہوں

بہر صورت تمہارے ہجر کا غم ہی سہی لیکن
میں اپنی زندگی کو زندگی محسوس کرتا ہوں

جو کہنا چاہتا ہوں وہ زباں سے کہہ نہیں سکتا
نہ جانے کیوں میں بے بسی محسوس کرتا ہوں

نہ ہے احساس ہستی کا نہ ہے ادراک مستی کا
عجب انداز کی دیوانگی محسوس کرتا ہوں

کوئی کیا جانے کیا دل پہ گذرتی ہے محبت میں
میں اپنی چوٹ کو کچھ آپ ہی محسوس کرتا ہوں

حسد کرتے ہیں جو میری سخن سنجی پہ اے برتم
کمی ان میں ضیائے عقل کی محسوس کرتا ہوں

ڈریئے

شرارے کے شر سے
بروں کے اثر سے

جھوٹی شہرت سے
بدکار عورت سے

ملا کے چکر سے
بدمعاش کے مکر سے

بے حیا چشم سے
نادان خصم سے

آپس کی پھوٹ سے
جنگ کی لوٹ سے

دولت مند عیاش سے
خوبصورت اوباش سے

کاکوری اخبار
یکم جولائی ۱۹۶۰ء

آواز بازگشت

آتیرؔ جمع ہیں احباب حال دل کہہ لے
پھر التفات دلِ دوستاں رہے نہ رہے

مئی کے مہینہ کا دوسرا پرچہ نظر سے گذرا اس میں بہت سے نام لکھے تھے۔ تقریبی عبارت کچھ اس لئے ٹھیک بات سمجھ میں نہ آسکی کہ مسئلہ کیا ہے اتفاق سے کاکوری جانا ہوا تب خود ہی وہ تحریر دیکھی جو پاکستان سے گلستان کے خلاف آئی تھی بڑا تعجب ہوا پڑھ کر کہ اس میں سے کچھ حضرات تو ایسے ہیں جن کو تحریری ادب سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ دل تھام کر رہ گیا اور بے ساختہ قلم اٹھالیا۔

گلستان کو ہر شخص اور طبیعت کی نظر سے جانچنا ہی زمین و آسمان کا فرق ہے بقول اکبر مرحوم ؎

کہاں وہ فطری جوشش طبیعت
کہاں ٹھونسی ہوئی چیزوں کا احساس

دستخط کنندگان کی یہ محض نمبر محض ذاتی منافرت کا آئینہ ہے اس کو مزاحیہ نگاری یا اس کے کسی جز سے کوئی واسطہ نہیں لیکن اس طرح لوگوں کو اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کا موقع ضرور مل گیا اور کچھ لوگوں نے دل کڑا کر کے منشی سجاد حسین صاحب کے خلاف ایک محاذ قائم کر لیا ان لوگوں کو ایک کمزور بچے کے خلاف منظم ہوتے ہوئے کسی قسم کا لحاظ اور پاس باقی نہ رہا۔ اگر چاہے پاکستان کے بھائیوں اور بہنوں کا معیار زندگی صرف تنے دل کا بعد ہو کر رہ گیا ہے تو [illegible] کی تحریر ہرگز ساقط المعیار نہیں ہے۔ تمام اخبار ہیں کہ [illegible] میں مذاق کیا جاتا ہے اس وقت کسی کے جذبات کو ٹھیس لگتی ہے اور نہ اخباروں میں مراسلات چھپتے جاتے ہیں۔ میں اور ناموں کی بابت کچھ کہنا نہیں چاہتی۔ لیکن حسب ذیل نام اس میں ایسے ہیں کہ دل کو یقین نہیں کہ ان کی بھی رائے لی گئی ہے یا بات کے وزن کیلئے ان حضرات کے نام بڑھا دیئے مثلاً۔ سعیدہ آصف صاحبہ۔ ناظرہ خاتون صاحبہ۔ کاشف علوی صاحب۔ اکبر علی علوی صاحب وغیرہ۔

میری عقل حیران ہے کہ بہت سے لوگ گلستان کی تحریروں میں اپنی تصویر کیوں تلاش کرتے ہیں اکثر ایسے بھی افسانے ہوتے ہیں جو کسی نہ کسی کی زندگی کے مطابق ہوتے ہیں گلستان کی خبریں ہرگز ایسی نہیں ہوتیں جو کسی کو رنج پہونچائیں۔ یہ تو ایک دل بہلانے کا مشغلہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ حضرات میری رائے سے اتفاق ضرور کریں گے۔ اعتراض کرنے والے حضرات سوچیں اور غور فرمائیں کہ ہندوستان میں ابھی کچھ لوگ ایسے بھی پڑے ہیں جو صاحب ذوق اور دانشمند ہیں اور بات کی تہہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ یہ تو کاغذی ٹوپی ہے جس کے سر آجائے۔ چند حضرات کے نام حسب ذیل ہیں کہ جن کو میری اس رائے سے اتفاق ہے

ڈاکٹر مولوی مصطفےٰ احسن صاحب۔ بیگم انعام علی صاحب۔ ہمشیرہ مظفر علی صاحب۔ بیگم محمد عارف صاحب۔ ڈاکٹر احمد الرحمن صاحب۔ بیگم احمد الرحمن صاحب۔ مجتبیٰ علی صاحب۔ سید افتخار علی صاحب۔ بیگم اشتیاق علی صاحب۔ اقتدار علی صاحب۔ محمد حامد انصاری صاحب۔ بیگم محمد حامد انصاری صاحب۔ محمد رضا انصاری۔ رضیہ انصاری صاحبہ۔ فرحت احسن صاحب۔ عزت احسن صاحبہ۔ حشمت احسن صاحب۔ شیخ علی رضا صاحب۔ منشی فاروق حسن صاحب۔ نفیس فاطمہ صاحبہ۔ سراج الدین۔ معین محمد صاحب۔ محمد حسان علوی۔ منشی شفقت علی علوی۔ حاجی انور علی صاحب۔

منجانب برکت احسن

نوٹ:۔ ہمارے پاس [illegible] کے علاوہ اور بھی کچھ تحریریں آچکی ہیں۔ خود صاحب مضمون نے بھی گلستان کو آنا بند [illegible] نہیں [illegible] کی تہمت دیکھ کر ہم وزن برابر کر کے اس سلسلہ کو قطعی ختم کر دینا چاہتے ہیں۔

ساتھ ہی جرأت کے ساتھ اتنا پوچھتے ہیں کہ پاکستان کے اسٹنڈرڈ ماہنامہ ماہ نو جون ستمبر میں دستگیر کے عنوان سے ایک افسانہ آفاق ہاشمی کے قلم کا لکھا ہوا آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا آپ کی رگ حمیت جوش میں نہیں آئی احساس کیوں فنا کر بیٹھے۔ اب بھی اگر دیکھنے کی ہمت اٹھائیے گا تو محسوس ہوگا۔

ایڈیٹر

یہ فکر... کیوں؟

از اعتقاد علوی۔ ایر پورٹ کراچی

جب میں سول اسپتال میں زیر علاج تھا تو اکثر رات کو کھانے کے بعد ہم مریض اکھٹا ہو کر آپس میں قصہ کہانیوں سے دل بہلایا کرتے تھے کبھی تو کوئی چٹکلہ ہو جاتا اور کبھی پہیلیاں بجھائی جاتیں۔ ایک دن ایک مریض نے مجھ سے پوچھا۔ "کیوں علوی صاحب وہ کون سی چیز ہے جو نہ آسمان پر رہتی ہے نہ زمین پر۔ نہ سمندر میں نہ ہی ہوا میں اڑتی ہے مگر انسان کا گوشت کھاتی ہے" دنیا میں اس کے کہیں کوئی جواب نہ تھا میرے ایک مریض دوست نے کہا کہ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے مگر مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے محض اتنا ضرور کہا تھا کہ جب پہیلی بجھائی گئی ہے تو اس کا کچھ نہ کچھ جواب بھی ضرور ہوگا۔ میں بھی سوچنے لگا کہ آخر کونسی چیز ہو سکتی ہے۔ بالآخر میں نے ہار مان لی میری ہار پر وہ خوش ہوا اور بتایا کہ "فکر" ہی ایسی چیز ہے جو انسان کا گوشت کھاتی ہے مگر کسی خاص مقام پر نہیں رہتی ہے۔ اس جواب پر میری تسلی ہو گئی۔ اور میں نے پوچھا کیسے؟ اس نے جواب دیا کہ جب لوگ فکر کرتے ہیں تو فکر کی وجہ سے ان میں کمزوری آنے لگتی ہے اور ان کا وزن رفتہ رفتہ کم ہوتا جاتا ہے۔ اور اسی وجہ سے آپ دیکھتے ہیں کہ جو انسان فکرمند رہتا ہے تو بہت ہی کمزور نحیف ہو جاتا ہے۔ اور اس میں کسی کام کی امنگ باقی نہیں رہتی۔ اس جواب سے مجھ میں ضرور [illegible] تھا۔ مگر پھر بھی یہ لگے جستجو مجھ کو معلوم ہوا۔ اگر یہ [illegible] رہتی کھا کر تفریح محسوس کرتے ہیں اور اس کی کچھ اہمیت نہیں سمجھتے مگر درحقیقت یہ کتنی بڑی چیز ہے اور اپنے اندر کتنے معنی رکھتی ہے۔

امریکہ میں تجربہ کیا گیا ہے کہ ۵۰ فی صدی لوگ سرطان میں اسی فکر کی وجہ سے مبتلا رہتے ہیں۔ اور آپ دیکھیں گے کہ متفکر آدمی اکثر اپنے ہاضمہ کی شکایت کرتا ہے اس کی یہ شکایت بالکل درست ہے۔ ہاضمہ کی خرابی قبض کو جنم دیتی ہے۔ حکیم اور ڈاکٹروں کی نظر میں قبض ساری بیماری کی جڑ ہے۔ لہذا ہم اس نتیجہ پر پہونچے کہ فکر انسان کے لیے نہایت مضر چیز ہے۔

میری ذاتی رائے یہ ہے اور میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ اگر ہم اس دنیا میں تھوڑے اطمینان اور سکون کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ایک چیز کا خیال ضرور رکھنا چاہیئے اور وہ یہ کہ دنیا آرام و تکلیف پر مشتمل ہے۔ دین انسان کی زندگی میں [illegible] یہ ہے جس نے آرام و تکلیف کو برابر کی حیثیت دی ہے۔ نہ آرام سے زیادہ خوش ہونا ہے اور نہ مصیبت سے زیادہ گھبرانا ایسے تو فکر کی ہم کئی قسم کر سکتے ہیں مگر دو قسمیں بہت ہی عام ہیں۔ ان عام فکروں میں پہلی فکر تو فکر جائز ہے۔ جیسے انسانی جد وجہد کا زیادہ ہاتھ ہے۔ اور یہ ہر عقلمند اور ذی شعور انسان کو ہونی چاہیئے۔ مثلاً کھانے کمانے، امن و چین سے زندگی گزارنے کی فکر۔ یہ فکر جائز کے علاوہ ضروری بھی ہے۔ دوسری فکر۔ فکر "خوامخواہ" ہے۔ یہ بالکل یوں ہی اور مہمل سی ہوتی ہے اور ہم سب کی ترقی میں کافی رکاوٹ بھی ڈالتی ہے میں ایک صاحب کو جانتا ہوں شکل و صورت اور جسمانی لحاظ سے کوئی انکی برابری نہیں کر سکتا ہے۔ مگر ہیں تو وہ اسی خوامخواہ کی فکر میں مبتلا سمجھے کہ ٹھیک سے وہ اپنے بال نہیں سنوار پاتے۔ بلا مبالغہ دن میں تین بار بیس بیس کوشش کرتے اور ہر مرتبہ دو منٹ سے زائد صرف کرتے ہیں۔ میں نے ایک دن ان کو روکا کہ کیا مصیبت ہے تم اتنی مرتبہ بال کیوں سنوارتے ہو؟ کہنے لگے کہ میں خود اس سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ مگر نہیں ہو سکا کبھی کبھی تو خود پر غصہ آنے لگتا ہے۔ مگر میں طبیعت سے مجبور ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ شاید

سمجھتا ہوں کہ میرا بال بہت ہی خراب ہے جب تک میں سنوار نہیں لیتا ہوں۔ اس وقت تک مجھے محسوس ہوتا ہے کہ بہت ہی بدصورت دکھائی دیتا ہوں۔ اور یہی ایک خواہ مخواہ کی فکر ان کو احساس کمتری میں مبتلا کیے ہوئے تھی میں نے انکو رائے دی کہ آپ بالوں کے متعلق سوچنا ترک کر دیجئے اور یقین کیجئے کہ آپ کا بال بالکل عام لوگوں جیسا ہے اور صرف جب گھر سے باہر جایا کریں تب ہی بال سنوار لیا کریں انکو آپ روز نہ یقین دلائیے کہ آپ کا بال بہت اچھا ہے۔ چنانچہ ان صاحب نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ اور دوسرے لوگوں کی طرح اب وہ نارمل طریقہ سے رہتے ہیں۔

الغرض فکر۔ وہ بھی خواہ مخواہ ہی بہت سی دوسری تکلیف دہ چیزوں کو جنم دیتی ہے۔ یہ ہماری پریشانیوں میں کمی کے بجائے اضافہ کا موجب ہوتی ہے۔

یاد رکھئے۔ زندگی کو کامیابی سے بسر کرنا کے گزارنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم سب اپنے آپ کو ناکارہ فکروں اور بے جا بے چینیوں کے حوالے نہ کرنا سیکھیں۔

"فلسفہ اونہہ"

انسان کے ناشکرے پن کا یہ عالم ہے کہ اللہ تعالیٰ جب روز کھانے کو دیتا ہے تو اس کا ذکر کوئی ذکر نہیں لیکن جہاں ایک دو دن کھانے کو نہ ملا تو ہاتھ پھیلا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے جب بندہ کی معاملت اپنے خالق، مالک اور پروردگار کے ساتھ یہ ہے تو پھر دوسرے آدمی کو اس سے کیا امید رکھنی چاہیئے۔ حق ہے اس نفس لعین پر جو عمر بھر کے احسان کو بھول کر ایک دن کی تکلیف کے لیئے ہائے ہائے کرنے لگتا ہے۔ ادنیٰ معمولی تکلیف پر بھی صبر نہیں کر سکتا حالانکہ اگر وہ صبر کرتا تو ان اللہ مع الصابرین کے فوائد سے بہرہ ور ہوتا اور خدا کے ساتھ اس کا راست تعلق ہو جاتا اور وہ تکلیف یا غم نہیں شمار ہوتے تھے بر خلاف اس کے اس بے صبری و ناشکری سے اس کے ہاتھ کچھ نہ آیا سوائے اس کے کہ وہ مصیبت جو صرف چند دنوں میں بھگت آئی تھی وہ بھی اس بے صبری کی وجہ سے اس پر شکار بھیجتی ہوئی رفو چکر ہو گئی اور جس کے آگے اس نے شکوے بہائے اس نے بھی کوئی ہمدردی نہ فرمائی بلکہ اڑا اور اس کو ذلیل و خوار ہی کیا اس لیئے اے میرے بھائیو! تکلیف پر صبر کرنے کی عادت ڈالو اس طرح ہائے ہائے کر کے اپنے اجر کو ضائع اور اپنے آپ کو ذلیل و خوار کیوں کرو۔ یاد رکھو جب تک خدا کسی کو نہیں دیتا دنیا میں کوئی کسی کو دے نہیں سکتا اور جو چیز خدا نے تمہارے لیئے مقدر کی ہے وہ تم سے کوئی چھین نہیں سکتا بس اتنی سی بات سمجھئے اور ہر حال میں استقامت کرنے کی ضرورت ہے۔

ایک روز برادرم غازی الدین احمد صاحب نے اس سلسلہ میں کس قدر دلچسپ بات کہی۔ ان سے باتیں ہو رہی تھیں اور دنیاوی دکھ سکھ پر بڑے زوروں میں تبصرہ ہو رہا تھا بڑی دیر تک دنیاوی دکھ درد کے رنگ برنگ حالات بیان میں آتے رہے قصہ در قصہ بیان ہوتا چلا گیا اور ہم دونوں انھیں اپنے تخیل میں ڈوبے ہوئے تھے کہ ایک مرتبہ برادر موصوف منہ پھیرتے ہوئے بولے "اونہہ" چھوڑیے جانے دیجیے اس "اونہہ" کے کہنے کے ساتھ ہی قلب پر جس قدر گرانباری احساس تکلیف کی تھی وہ گویا دل نے اتار کے پھینک دی اور ہم لوگ فراغت قلبی کے ساتھ قہقہہ لگانے لگے۔

یہ ہے دوا ہماری تکلیف کی اور راحتوں کا جتنا ان میں انجھیے پھندے نکلتے چلے آئیں گے اور جتنا ان سے آپ کو الگ رکھیے فارغ از اندوہ، آزاد از تعب رہیے گا سچ ہے

فکرِ ما در کارِ ما آزارِ ما
کارساز ما بفکر کارِ ما

کوئی نہ لے اور فراغ خاطری کی دولت کے خزانے لٹائے۔

اس میں شک نہیں کہ یہ فلسفہ "اونہہ" اتنا آسان نہیں ہے جتنا کہ حروف و اصوات کے لباس میں اس وقت پیش کر دیا گیا حقیقتاً ایک چیز بیان میں جتنا آسان معلوم ہوتی ہے اور عمل میں دشوار لیکن ایک غور و خوض تعقب کے تجربہ یہی سے کہ دشوار آسان ہو سکتی ہے۔ جو بار عمر گزار سکتا ہے ..... اس یہ ایک ..... کی طرح کوشش کرو کوشش کرو اور نہ اونہہ کر کے دنیا اور اس کے آلام کے سر پر خاک ڈال سکو۔ خدا کبھی کسی کی کوشش رائیگاں نہیں کرتا اور کوئی نہ کوئی چیز اس کی دہری کے لیئے بھیج ہی دیتا ہے۔ صرف طلب صادق چاہیئے۔

مصلح الدین اسیر

پاکستانی ڈاک

جناب مظہر علی علوی جن کو ٹائیفائیڈ ہو گیا تھا اب بہتر ہیں کمزوری و نقاہت کافی ہو گئی ہے علاج جاری ہے۔ خدا جلد شفا عطا کرے۔

جناب اظہر الدین کرمانی ڈاکٹر گنز یان اسلامک اسٹیم شپ کمپنی اب صحت یاب ہو رہے ہیں اور دفتر جانے لگے ہیں ڈاکٹری علاج سے مرض میں کافی افاقہ ہے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے خدا جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

جناب مظہر الدین کرمانی اب بالکل صحت یاب ہو گئے ہیں لیکن ڈاکٹروں نے ابھی کام کرنے کی اجازت نہیں دی ہے۔

جناب سید نقی علی صاحب حج بیت اللہ کے سفر مبارک پر بذریعہ طیارہ تشریف لے گئے ہیں۔ خدا مبارک کرے اہلیہ سید نقی علی ہمشیرہ اور والدہ کراچی آئی ہوئی ہیں یہاں ان کا قیام نقی علی صاحب کی واپسی تک رہے گا۔

جناب سجاد حسن علوی بمبئی سے واپس کراچی آگئے ہیں۔

کوثر بشیر علوی کے دانے اب پہلے سے بہت کم ہو گئے ہیں۔ علاج ہو رہا ہے۔

بیگم اعتماد حسن علوی کو پچھلے ہفتہ خسرہ نکل آئی تھی ایک ہفتہ بعد صحت یاب ہو کر تھیں کلکتہ گئی ہیں۔

جناب اعتماد حسن علوی معہ اہلیہ و والدہ سلمان ابن ضیا علوی ۲۴ جولائی کو کلکتہ پہنچ گئے ہیں۔

جناب کوڈر محمد آصف علوی کی چھوٹی صاحبزادی نشرہ کے خسرہ نکل آئی تھی کئی دن تکلیف رہی اب افاقہ ہے۔

جناب محمد واصف علوی پچھلے ہفتہ سرکاری کام سے کراچی آئے ہوئے تھے ایک ہفتہ قیام کے بعد ملتان اپنے مستقر پر واپس چلے گئے۔

جناب انوار احمد علوی کو بخار اور کھانسی کی شکایت ہو گئی تھی انجکشن لگ رہے ہیں جن سے تکالیف میں افاقہ ہے خیر انوار کی کھانسی بھی اب کم ہے۔

جناب جناب کبیر کرمانی جو سرکاری خزانہ کے محکمہ میں ملازم ہیں اپنی جگہ پر مستقل ہو گئے

جناب جناب محمد عارف علوی معہ اہلیہ لاہور ہوتے ہوئے کراچی آئے تھے دس دن قیام کے بعد ملتان اور راولپنڈی چلے گئے معلوم ہوا ہے کہ جولائی کے پہلے ہفتہ میں لکھنؤ واپس پہونچیں گے۔

نسیم احمد علوی صاحبزادہ کلیم الدین علوی کچھ دنوں کے قیام کے لیئے آئے ہوئے ہیں۔

جناب نشاط احمد صاحب کو لو لگ گئی تھی ۱۵ دن بخار آتا رہا ہے اب دفتر جانے لگے ہیں۔

شہناز آصف علوی نے پنجم درجہ کے امتحان میں اول درجہ میں کامیابی حاصل کی خدا مبارک کرے۔

راولپنڈی کی خبریں

ہمارے خاص ــــــــــ نامہ نگار کے قلم سے

ہمارے نمایندے کا کہنا ہے کہ عزت علی صدیقی صاحب ایک امتحان کے لیے جس کا تعلق انکی موجودہ ملازمت سے ہے کوہاٹ گئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ موصوف اس امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

بیگم جون کہ عزت علی صدیقی مع اپنی اہلیہ کے لاہور اپنے بھائی سے ملنے گئے اور چند روز قیام کے بعد راولپنڈی واپس آ گئے۔

مصطفےٰ علی عباسی صاحب (عرف بڑے میاں) مع اپنی اہلیہ کے کراچی سے پندرہ بیس روز قیام کے بعد راولپنڈی واپس آ گئے۔

ایک خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر علی عباسی صاحب کی ہر دو دختران اس وقت علیل رہیں۔ دستوں کی شکایت تھی پیشتر سے اب رو باصلاح ہیں۔ علاج جاری ہے۔

ہمارے نمایندے کا کہنا ہے کہ پرویز عباسی میٹرک کے امتحان میں سکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہو گئے۔ ہم نثار علی صاحب اور بیگم عباسی کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور معاف کرتے ہیں کہ وہ نہایت سے کے ذریعہ شیرینی کے ہم بھی حقدار ہیں۔

فخر الحسن علوی صاحب ہندوستان سے اپنی ہمشیرہ سے ملنے لاہور آئے تھے چند دن قیام کے بعد موصوف کراچی روانہ ہو گئے۔

ایک خبر سے معلوم ہوا ہے کہ بیگم اشتیاق علی عباسی اب پیشتر سے رو بصحت ہیں۔

ماہ جون ہی میں عباسی صاحب مع گھر والوں کے راولپنڈی آنے والے ہیں۔

حالات وطن

نتائج امتحانات

شریف احمد (فیر تکین) خلف شبیر احمد علوی بی اے فائنل میں کامیاب ہو گئے۔

[illegible] احمد خلف [illegible] صاحب بی۔ اے [illegible] نے امتحان بھی پاس کر لیا۔

[illegible] بنت محمد ایوب [illegible] صاحب کامیاب ہو گئیں۔

درداشہ بنت حافظ منظور حسن ایف اے میں کامیاب ہو گئیں۔

[illegible] ایس سی سکنڈ ڈویژن کامیاب ہوئے [illegible] ایس سی کا داخلہ لیے جا رہے ہیں۔

طارق [illegible] حافظ منظور حسن صاحب [illegible] سکنڈ ڈویژن کامیاب۔

ماہ لقا بنت شبیر احمد صاحب علوی فورتھ [illegible] میں آ گئیں۔

عائشہ بنت [illegible] [illegible] میں آ گئیں۔

ابراہیم خلف شبیر احمد صاحب علوی [illegible] سے فورتھ میں آ گئے۔

مصطفےٰ کمال خلف حافظ منظور حسن صاحب سا تویں سے آٹھویں میں آ گئے۔

قاضی ارشد علی عباسی (خلف حافظ صاحب قاضی راشد علی خان مرحوم) اسلامیہ کالج لکھنؤ سے ہائی اسکول میں امسال کامیابی حاصل کی۔ خدا مبارک کرے۔

ثریا سلطانہ (بنت شوکت علی عباسی مرحوم) نے دہلی سے ہائی اسکول پاس کر لیا۔ خدا مبارک کرے۔

حجاج کی روانگیاں

بیگم ارشاد علی صاحب علوی مع اپنی ہمشیرہ (بیوہ [illegible] علی سندیلوی مرحوم) کے عزم حج روانہ ہو گئیں۔ سید علی [illegible] بمبئی تک ہمراہ گئے ہیں۔

احتشام اللہ صاحب [illegible] موصوف [illegible] مع [illegible] والدہ [illegible]

بیٹے علی عباسی کا وہ بچہ جو انہیں کے پاس رہتا ہے ساتھ لیے جا رہے ہیں۔ وطن آشنا پر رخصت ہونے آئے تھے غالباً وہ کر کوئٹہ ہو جائیں گے۔

پاکستان واپسی

احسن محسن صاحب علوی اپنے مستقر پر واپس ہو گئے انکے ساتھ بیوہ محسن محسن مرحوم بھی گئیں اور مظفر الدین کرمانی کا نو عمر بچہ شہاب باپ سے ملنے گیا ہے۔

ولادت۔ یہ خبر مسرت کے ساتھ سنی گئی کہ ۱۱ مئی سنہ ۵۳ء بروز پنجشنبہ ریحانہ راشد (دختر حافظ صاحب راشد علی خاں عباسی مرحوم) کے یہاں لڑکا تولد ہوا۔ ہم بیگم صاحبہ اور جملہ عزا کو دلی مبارک باد دیتے ہیں۔

علالتیں۔ احمد مجتبیٰ صاحب علوی کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ معالجین ورجت اللہ نے تجویز کیا تھا ساتھ ہی ہدایت کی تھی کہ ایکسرے کرانا چاہیے۔ چنانچہ موصوف [illegible] داخلہ کرایا ایکسرے لیا گیا۔ ڈاکٹر وں کا خیال ہے کہ آنتوں کا کچھ حصہ خشکی سے زیادہ متاثر ہے دوائیں تجویز کر کے گھر آنے کی اجازت دیدی ہے۔ خدا موصوف کو شفائے کامل عطا فرمائے۔

بیگم صادق حسن صاحب علوی کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ موصوفہ معالج کی ہدایت کے مطابق ایکسرے کرانے کے لیے لکھنؤ گئی ہوئی ہیں۔ کالج میں ایکسرے ہوا نتیجہ فی الحال نہیں ملا ہے۔

والدہ عبد الواسع صاحب جو موصوفہ کے خالی قلب یا درد کا دورہ پڑا ڈھائی تین گھنٹے پریشان رہیں پھر کسی قدر خفت پیدا ہو گئی۔ بائیں شق پوری ماؤف ہے۔ دیگر عوارضات بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ باری تعالیٰ صحت کاملہ عنایت فرمائے۔

اکرام حسین صاحب کے بارے میں معلوم ہوا کہ موصوف قریب قریب ماہ ڈیڑھ ماہ سے بخار میں مبتلا ہیں۔ علاج برابر ہو رہا ہے۔ ضعف و لاغری زیادہ ہو گئے ہیں باری تعالیٰ شفا عنایت فرمائے۔

حکیم محمد احمد صاحب۔ کاکوری کی ایک تحریر سے معلوم کر کے تردد ہے کہ حکیم صاحب موصوف کو ہر ہفتہ عشرہ سے دو سرے تیسرے دست آ رہے ہیں جو تھا دوز ہے [illegible] ڈاکٹری شروع ہوا ہے۔ ضعف و نقاہت کا یہ عالم ہے کہ موصوف [illegible] مطب بلا سواری کے نہیں جا پاتے ہیں اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

خانصاحب مرتضیٰ علی صاحب پنشنر ڈپٹی رجسٹرار کواپریٹو کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ موصوف کے پیٹ میں یکایک درد اٹھا دو ایک دست بھی آئے خیال گذرا کہ ممکن ہے سو ہضمی ہو اس کے بعد حبس ریح ہو گیا اور قبض شدید۔ کوششیں کی گئیں مگر تکلیف بڑھتی رہی آخر لکھنؤ لے جایا گیا جہاں ڈاکٹر عظیم صاحب سے رجوع کیا گیا۔ انجکشن ہوئے جس سے اجابتیں ہو گئیں اور طبیعت میں سکون محسوس ہوا موصوف کے بڑے صاحبزادے مجتبیٰ علی علوی سب جج رجسٹرار کواپریٹو گونڈہ تشریف لائے تھے۔ کل طبیعت کی بحالی کے بعد اپنے مستقر پر واپس ہو گئے۔

وفات کاکوروی کو صدمہ۔ موصوف کا نو مولود بچہ جس کی اطلاع ہم نے گذشتہ اشاعت میں دی تھی ۲۲ جون کو دس بجے دن میں ماں باپ نانا نانی کو داغ مفارقت دے گیا۔ یہ بچہ دو ہفتہ کا تھا جس کے قد و قامت نا لوط تھا دودھ یا دوا پہونچانی مشکل تھی حالت دن بدن نازک ہی ہوتی گئی۔ آخر میں تشنج اور درد کی شدت نے معصوم کو تڑپا دیا۔ کرب و بے چینی میں ساری رات تڑپ کر گذاری پیشاب و پاخانہ دونوں بند اس پر طرح فرما منظر کے دیکھنے والوں نے ساری رات اسی طرح کاٹی مشکل سے دن دس بجے یہ ننھا معصوم اعزا و اقارب کو بلکتا چھوڑ کر راہی ملک عدم ہوا انا للہ و انا الیہ راجعون قریب قریب دو ڈھائی بجے قبرستان عیش باغ لکھنؤ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ باری تعالیٰ جملہ اعزا و اقارب خصوصاً نانا نانی ماں باپ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

کلو کا انتقال۔ منشی اسحاق علی علوی مرحوم (عرف ظفر الملک) کا پرانا وفادار ملازم کلو جس نے مولانا کی گرفتاری کے بعد ہر کاروبار یکہ و تنہا سنبھال لیا تھا انکے انتقال کے بعد سے بھی برابر وفاداری سے حق نمک ادا کر رہا تھا چند دن کی معمولی علالت کے بعد انتقال کر گیا۔

نئے پوسٹ ماسٹر۔ ۲۲ جون کو نئے پوسٹ ماسٹر محمد جلیل صاحب نے اپنے دفتر کا چارج لے لیا۔ آپ رام سنہی گھاٹ سے تبدیل ہو کر آئے ہیں اصل وطن [illegible] ہے ابھی چند ہی دن آئے ہوئے گذرے ہیں نہیں کہا جاسکتا کہ کہاں تک موصوف پیشرو [illegible] کے نقش قدم پر چلیں گے فی الحال [illegible] نہیں ہوئی۔

سید احمد علوی ایڈیٹر نے تنویر پریس لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار [illegible] سے شائع کیا